سوال

(19)اہل بدعت کا ذبیحہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل کتاب کے علاوہ مشرکین کا ذبیحہ حرام ہے؟ پاکستان کے قصابوں کے ذبیحہ کے متعلق کیا حکم ہے؟ جبکہ اکثریت قصابوں کی بے دین ہے۔ ان آثار کی سند کیسی ہے؟

1۔ سعید بن منصور نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ سوائے مسلمانوں اور اہل کتاب کے کسی اور کا ذبیحہ مت کھاؤ۔(کشاف القناع 6/205)

2۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ اگر ایک مسلمان آدمی ذبیحہ کرتے وقت بسم اللہ بھول جائے تو؟ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ "وہ ذبیحہ کھا یا جائے گا۔"

سوال ہوا: "اگر مجوسی بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے تو؟" انھوں نے فرمایا کہ "وہ ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا۔"(المستدرک للحاکم 4/233ح7572)

3۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم ایسے علاقے میں آگئے ہو جہاں مسلمان قصاب نہیں ہیں بلکہ نبطی یا مجوسی ہیں لہذا جب گوشت خریدو تو معلوم کیا کرو، اگر وہ یہودی یا نصرانی کا ذبح کیا ہوا ہو تو کھاؤ، ان کا ذبیحہ اور کھانا تمہارے لیے حلال ہے۔(مصنف عبدالرزاق 4/487ح8578)

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین یا تابعین رحمة اللہ علیہ میں سے کوئی مشرکین کے ذبیحے کے جواز کا بھی قائل ہے؟ براہ مہربانی اس مسئلے کی تفصیلاً راہنمائی فرمائیں۔

اہل کتاب کے علاوہ مشرکین کے ذبیحے کو حرام قرار دینے والوں کے دلائل درج ذیل ہیں:

1۔ ذبیحہ کرنا عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ مشرک کی عبادت قبول نہیں کرتا۔

2۔ اہل کتاب کے علاوہ مشرکین کے ذبیح کے حرام ہونے پر اجماع ہے (یہ) امام احمد رحمة اللہ علیہ اور ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ نے کہا ہے۔

3۔ قرآن مجید میں اہل کتاب کے ذبیحہ کو جائز قرار دیا گیا ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ باقیوں (دوسروں) کا حرام ہے۔ (سید عبدالسلام زیدی عبدالحکیم ضلع خانیوال)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

فَكُلوا مِمّا ذُكِرَ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ ... ﴿١١٨﴾... سورة الانعام

"جس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا جائے تو اس میں سے کھاؤ۔ (الانعام :118)

اس آیت کریمہ اور دیگر دلائل کی رُو سے اس پر اتفاق ہے کہ صحیح العقیدہ مسلمان کا ذبح شدہ حلال جانور حلال ہے بشرط یہ کہ وہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لے اور کوئی شرع مانع (رکاوٹ) نہ ہو۔ دیکھئے موسوعۃ الاجماع فی الفقہ الاسلامی (2/448)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا : یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہاں ایسے لوگ ہیں جو شرک سے نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں، وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انھوں نے ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "سموا اللہ علیہ وکلوا" اس پر اللہ کا نام لے لو اور کھاؤ۔ (صحیح البخاری :7398،2057)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل اسلام کے ذبیحے کو حسن ظن کی بنیاد پر کھایا جائے گا اور یہ ضروری نہیں ہے کہ آدمی ہر قصاب سے پوچھتا پھرے کہ آپ نے اس پر اللہ کا نام لیا تھا یا نہیں؟

اگر یہ ثابت ہوجائے کہ ذبح شدہ جانور پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا تو یہ ذبیحہ حرام ہے۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ وَإِنَّهُ لَفِسقٌ ... ﴿١٢١﴾... سورة الانعام

"اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ اور بے شک یہ فسق ہے۔ (الانعام :121)

اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) اگر حلال جانور پر اللہ (خدا) کا نام لے کر ذبح کریں تو یہ جانور حلال ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتٰبَ حِلٌّ لَكُم

"اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے" (المائدۃ :5)

اس آیت کی تشریح میں اہل سنت کے مشہور امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : اور اہل کتاب، یہود و نصاریٰ کے ذبیحے تمہارے لیے حلال ہیں۔ (تفسیر طبری 6/64)

امام ابن شہاب الزہری نے عرب کے نصاریٰ کے بارے میں فرمایا کہ ان کے ذبیحے کھائے جاتے ہیں کیونکہ وہ اہل کتاب میں سے ہیں اور اللہ کا نام لیتے ہیں۔ تفسیر طبری (6/65 وسندہ صحیح) نیز دیکھئے صحیح بخاری (قبل ح 5508)

اس پر اجماع ہے کہ ہر یہودی اور ہر نصرانی کا ذبیحہ حلال ہے۔ (بشرط یہ کہ وہ اللہ کا نام لے) دیکھئے تفسیر ابن جریر طبری (6/66)

اس پر اجماع ہے کہ اہل اسلام، یہود اور نصاریٰ کے علاوہ تمام ادیان مثلاً ہندو، بدھ مذہب اور سکھ وغیرہ کفار و مشرکین کا ذبیحہ حرام ہے اور اس پر بھی اجماع ہے کہ مرتد اور زندیق کا

ذبیحہ حرام ہے لہذا مرزائی، بہائی، نصیری اوردروزوغیرہ مرتدین کے ذبائح حرام ہیں۔

کلمہ گواوراسلام کے دعویداروں کے دوبڑے گروہ ہیں :

اول :اہل سنت(صحیح العقیدہ لوگ)

دوم :اہل بدعت (بدعقیدہ لوگ)

عقیدے کے لحاظ سے اہل سنت کے دوگروہ ہیں :

1۔صالح اعمال والے

2۔فاسق وفاجر

اس سلسلے میں ایک بڑا مسئلہ ترک صلوۃ ہے۔بعض علماء کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر ہے۔اور بعض اسے فاسق وفاجر کہتے ہیں۔حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الصلوۃ میں فریقین کے دلائل جمع کردیے ہیں۔محدث البانی رحمۃ اللہ علیہ اور بعض علماء کی تحقیق یہ ہے کہ تارک الصلوۃ کافر نہیں ہے۔محدث عبداللہ روپڑی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا :"بے نماز کا ذبیحہ مسلمانوں کو کھانا جائز ہے یا نہیں؟"توانھوں نے جواب دیا :"بے نماز بے شک کافر ہے خواہ ایک نماز کا تارک ہو یا سب نمازوں کا کیونکہ :

"مَن تَرکَ الصلَاۃَ مُتَعَمِّداً فَقَد کَفَرَ"

عام ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر تارک صلوۃ کافر ہے رہا بے نماز کا ذبیحہ کا حکم سو وہ اہل کتاب کے حکم میں ہونے کی وجہ سے درست ہوسکتا ہے خواہ نیک ذبح کرنے والا پاس موجود ہو یا نہ،ہاں نیک ہر طرح سے بہتر ہے اور بے نماز جب کافر ہوا تو اس کا کھانا مثل عیسائی کے کھانے کے سمجھ لینا چاہیے۔حتی الوسع اس سے پرہیز رکھے عندالضرورۃ کھالے"(فتاویٰ اہل حدیث ج2ص604)

ہمارے استاذ محترم حافظ عبدالمنان نورپوری حفظہ اللہ سے پوچھا گیا :"بے نماز کے متعلق اکثر کہا جاتا ہے کہ وہ کافر ہے اگر یہ بات درست ہے تو کیا بے نماز کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟"توانھوں نے جواب دیا :"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

اليَومَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبـٰتُ وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم وَطَعامُكُم حِلٌّ لَهُم ... ٥ سورة المائدة

"آج حلال ہوئی تم کو سب پاک چیزیں اور اہل کتاب کا کھانا تم کو حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کو حلال ہے"

عام مفسرین نے اس مقام پر طعام کی تفسیر ذبیحہ فرمائی ہے تو جب اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے تو کلمہ پڑھنے والوں کا ذبیحہ بھی حلال ہے خواہ وہ نماز نہ پڑھتے ہوں کیونکہ وہ اہل کتاب تو ہیں ہی۔ہاں اگر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو وہ ذبیحہ حرام ہے خواہ ذبح کرنے والا پکا نمازی ہی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ وَإِنَّهُ لَفِسقٌ ... ١٢١ ... سورة الانعام

"اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اسے نہ کھاؤ اور بے شک یہ فسق ہے۔(الانعام :121)

نیز فرمایا :

"وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ"

"اور جس جانور پر نام پکارا جائے اللہ کے سوا کسی اور کا"

1/4/1418ھ"(احکام ومسائل ج1ص452)

حافظ عبدالمنان حفظہ اللہ سے کسی شخص نے پوچھا: "بازاری گوشت کیسا ہے حلال یا حرام؟ جیسا کہ پاکستان کے اکثر قصاب نماز اور دین کے بارہ میں بالکل صفر ہیں اور ان کا عقیدہ تو ماشاء اللہ اور بھی نکفتہ بہ ہوتا ہے کیا ان کا ذبیح مشرک کے زمرہ میں آتا ہے؟"

حافظ صاحب نے جواب دیا: "حلال ہے کیونکہ اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے اور معلوم ہے کہ اہل کتاب کافر بھی ہیں اور مشرک بھی۔ پاکستان کے قصاب بہر حال اہل کتاب سے اچھے ہی ہیں پھر یہ کلمہ بھی پڑھتے ہیں مگر ایک شرط ہے کہ بوقت ذبح وہ بسم اللہ واللہ اکبر پڑھتے ہوں غیر اللہ کے نام پر ذبح نہ کرتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ... ١١٩ ... سورة الانعام

"اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہیں لیا گیا اللہ کا"21/5/1417ھ"(احکام ومسائل 1/452)

اس مسئلے میں راجح یہی ہے کہ جو شخص مطلقاً ہمیشہ کے لیے تارک الصلوٰۃ ہے (کبھی نماز نہیں پڑھتا) تو اس کا ذبیحہ نہ کھایا جائے۔

اہل بدعت: بدعت کی دو بڑی قسمیں ہیں؛

1۔ بدعت صغریٰ (غیر مکفرہ وغیر مفسقہ) مثلاً سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل سمجھنا۔

2۔ بدعت کبریٰ (مکفرہ ومفسقہ)

اس کی دو قسمیں ہیں:

1۔ بدعت مکفرہ مثلاً یہ عقیدہ رکھنا کہ قرآن مجید مخلوق ہے۔

2۔ بدعت مفسقہ مثلاً صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو بُرا کہنا۔ بدعت کبریٰ کے تحت تمام خوارج، روافض، معتزلہ، جہمیہ اور منکرین حدیث آتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد آپ کے سوالات کے جوابات پیش خدمت ہیں:

1۔ جو مشرکین ہندومذہب یا بدھ مذہب وغیرہما سے تعلق رکھتے ہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے۔

2۔ پاکستان میں جو ہندو یا بدھ وغیرہما قصائی ہیں تو ان کا ذبیحہ حرام ہے۔ جو مسلمان صحیح العقیدہ قصائی ہیں ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ جو مرتدین وکفار ہیں ان کا ذبیحہ حرام ہے اور جو بتدعین (اہل بدعت) ہیں، اگر وہ اللہ کا نام لے کر حلال جانور ذبح کریں تو یہ گوشت حلال ہے۔ اہل بدعت کی روایات صحیحین میں موجود ہیں مثلاً:

1۔ خالد بن مخلد: صحیحین کا راوی خالد بن مخلد ثقہ وصدوق ہے، جمہور محدثین نے اس کی توثیق کی ہے۔ ابن سعد نے کہا:

"كان منكر الحديث، مفرطاً في التشيع"

"وہ تشیع میں افراط کرنے والا، منکر حدیثیں بیان کرنے والا تھا۔ (طبقات ابن سعد 6/406)

جوزجانی نے کہا:

"کان شتاما معلنا بسوء مذہبہ"

"وہ (صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین کو) گالیاں دینے والا تھا اپنے بُرے مذہب کا اعلان کرنے والا تھا۔ (احوال الرجال: 108)

2۔ علی بن الجعد: صحیح بخاری کا راوی اور ثقہ عندا لجمہور (صحیح الحدیث) تھا۔ اس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں کہا:

"أخذ من بیت المال مائۃ ألف درہم بغیر حق"

"اس نے بیت المال سے ایک لاکھ درہم ناحق لیے۔ اس پر یہ قسم بھی کھاتا تھا۔ (تاریخ بغداد 11/64 وسندہ حسن)

3۔ عباد بن یعقوب: صحیح البخاری کا راوی اور موثق عندا لجمہور (حسن الحدیث) تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"حدثنا عَباد بن یعقوب المُتہم فی رأیہ الثقۃ فی حدیثہ"

ہمیں عباد بن یعقوب نے حدیث سنائی، وہ اپنی رائے میں متہم تھا اور اپنی حدیث میں ثقہ تھا۔ (صحیح ابن خذیمہ: 1497)

یہ تشیع میں غالی تھا اور سلف (صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ) کو گالیاں دیتا تھا۔

دیکھئے الکامل لابن عدی (4/653، 5/559)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"وکان رافضیاً داعیۃ إلی الرفض"

اور وہ رافضی تھا (اور) رافضیت کی طرف دعوت دیتا تھا۔ (المجروحین 2/172)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "صدوق رافضی" (تقریب التہذیب: 3153)

جب اہل بدعت "ثقہ وصدوق عندا لجمہور" کی روایات مقبول ہیں تو ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

"فلنا صدقہ وعلیہ بدعتہ" پس اس کی سچائی ہمارے لیے ہے اور اس کی بدعت اسی پر (وبال) ہے۔ (میزان الاعتدال 1/5 ترجمۃ ابان بن تغلب)

3۔ جس قصاب کو آپ مرتد، کافر یا مشرک سمجھتے ہیں اور اس کا آپ کے پاس واضح ثبوت بھی ہے تو اس کا ذبیحہ نہ کھائیں۔ رہے اہل بدعت تو دلائل مذکورہ کی رُو سے ان کا ذبیحہ حلال ہے۔

4۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اثر، سعید بن منصور سے باسند صحیح متصل نہیں ملا۔ بے سند روایتیں مردود ہوتی ہیں۔ سعید بن منصور سے لے کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک سند بھی نامعلوم ہے۔ نیز دیکھئے: 6۔

5۔ اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اسے ابن جریج نے عمرو بن دینار سے "عن" کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن جریج مشہور مدلس ہیں۔

6۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ / مصنف عبدالرزاق، اس روایت کی سند میں ابو اسحاق السبعی مدلس ہیں اور روایت "عن" سے ہے لہذا یہ سند بھی ضعیف ہے۔

7۔ میرے علم کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ میں سے کوئی بھی ہندو و مشرکین وغیرہ کے ذبیحے کے جواز کا قائل نہیں ہے۔ رہا مسئلہ اہل بدعت کا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خارجیوں اور خشبیوں کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔ (دیکھئے طبقات ابن سعد 1/169،170، حلیۃ الاولیاء 1/309 وسندہ صحیح) آپ انھیں سلام بھی کہتے تھے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی 3/122، وسندہ صحیح)

آپ مشہور ظالم حجاج بن یوسف جیسے بدعتی کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیتے تھے۔ (دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی 3/121،122، وسندہ حسن)

حجاج بن یوسف کے بارے میں حافظ ذہبی نے کہا:

"وكَانَ ظَلُوماً، جبَاراً، نَاصِبِياً، خَبِيْثاً "ح

"اور وہ ظالم جبار (اور) ناصبی خبیث تھا۔ (سیر اعلام النبلا 4/343)

تنبیہ:-

واضح رہے کہ راجح یہی ہے کہ بدعت کبریٰ کے مرتکب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ تفصیلی تحقیق کے لیے دیکھئے راقم الحروف کی کتاب "بدعتی کے پیچھے نماز کا حکم"

یہ بات بھی دلائل سے معلوم ہوتی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس عمل سے رجوع کر لیا تھا کیونکہ ایک دفعہ ایک بدعتی نے آپ کو سلام بھیجا تو آپ نے (اس کی بدعت کی وجہ سے) سلام کا جواب نہیں دیا تھا۔ دیکھئے سنن الترمذی: 2152: "ھذا حدیث حسن صحیح غریب" وسندہ حسن)

8۔ ذبیحہ کرنا ایک عمل ہے جس کی مشروعیت کتاب وسنت سے ثابت ہے بعض الناس کا یہ کہنا کہ "ذبیحہ کرنا عبادت ہے" اس کی دلیل مجھے معلوم نہیں ہے۔

9۔ اہل کتاب اور اہل اسلام کے سوا تمام مشرکین ومرتدین وکفار کا ذبیحہ بلاشک وشبہ حرام ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اہل اسلام (کلمہ گو مدعیان اسلام) میں سے اہل بدعت کا ذبیحہ حرام ہے۔

10۔ یہود کے اکہتر اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے جنھیں اہل کتاب سے خارج نہیں کیا گیا اور اسی طرح امت مسلمہ کے تہتر فرقے ہیں جن میں سے بہتر فرقوں کی تکفیر کرنا اور اُمت مسلمہ سے خارج قرار دینا غلط ہے۔ بس صرف یہ کہہ دیں کہ یہ فرقے گمراہ ہیں اور اہل بدعت میں سے ہیں یا ان کے عقائد کفریہ و شرکیہ ہیں۔ ان تمام فرقوں کے ہر ہر شخص کو متعین کر کے، بغیر اقامت حجت کے کافر مشرک یا مرتد قرار دینا غلط ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

1۔ کفار ومرتدین مثلاً ہندو، بدھ مذہب والوں، مرزائیوں اور تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنے والوں کا ذبیحہ حرام ہے۔

2۔ اہل بدعت کلمہ گو فرقوں کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ وہ دین اسلام کے کسی ایسے عقیدے یا عمل کا انکار نہ کریں جو ضروریات دین میں سے ہے۔

3۔ جس طرح اہل کتاب کے اکہتر یا بہتر فرقے اہل کتاب کے عمومی حکم میں شامل ہیں، اسی طرح اہل اسلام کے تہتر فرقے (جن میں فرقہ ناجیہ طائفہ منصورہ بھی شامل ہے) اہل اسلام کے عمومی حکم میں شامل ہیں۔

4۔ اہل بدعت سے محدثین کرام کا اپنی کتب صحاح میں روایات لینا اس بات کی دلیل ہے کہ ان لوگوں کا ذبیحہ حلال ہے۔

5۔ بہتر یہی ہے کہ کسی صحیح العقیدہ مسلمان بھائی کا ذبیحہ کھایا جائے۔

6۔ موجودہ دور میں اہل سنت کی طرف منسوب دو بڑے فرقوں آل دیوبند اور آل بریلی کے عام عقائد ایک جیسے ہیں۔ ان میں سے ایک فرقے کا ذبیحہ کھانا اور دوسرے کا ذبیحہ نہ کھانا کسی واضح دلیل سے ثابت نہیں ہے۔

محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی لکھتے ہیں: "میرے لیے دیوبندی بریلوی اختلاف کا لفظ ہی موجب حیرت ہے۔ آپ سن چکے ہیں کہ شیعہ سنی اختلاف تو صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو ماننے یا نہ ماننے کے مسئلہ پر پیدا ہوا، اور حنفی وہابی اختلاف ائمہ ہدیٰ کی پیروی کرنے نہ کرنے پر پیدا ہوا۔ لیکن دیوبندی بریلوی اختلاف کی کوئی بنیاد میرے علم میں نہیں ہے۔" (اختلاف اُمت اور صراط مستقیم ص 25)

7۔ طرح تکفیری فتوے جاری کرتا نہ پھرے۔ ان اہل بدعت میں سے ایسے سادہ ہیرے بھی ملتے ہیں جنھیں جب کتاب وسنت کی دعوت پہنچتی ہے تو والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے دین اسلام کے لیے اپنی جانیں اور مال قربان کر دیتے ہیں۔

8۔ اس امت میں سب سے بُرے لوگ خوارج اہل تکفیر ہیں، ان سے ہر وقت اجتناب کرنا (یعنی بچنا) چاہیے، مرجئہ اور جہمیہ سے بھی دور رہیں۔

9۔ صحیح العقیدہ اہل حدیث (اہلسنت) علماء سے ہر مسئلے میں مکمل رابطہ رکھیں۔

10۔ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور عزیز کو اللہ کا بیٹا کہنے والوں کا ذبیحہ حلال ہے تو ان کلمہ گو اہل اسلام کا ذبیحہ کیوں حلال نہیں ہے جنھیں علمائے حق نے متفقہ طور پر کفار و مرتدین اور مشرکین کے حکم میں شامل نہیں کیا؟ وما علینا الا البلاغ (22 دسمبر 2006ء) (الحدیث: 33)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ90

محدث فتویٰ